(۵) 2021/ ۱۳

دارالافتاء
۱۶/۲۰۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ...

۱- الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تین بھائی (والدین) اور دادی جان ہیں۔

۲- الحمد للہ ہم دونوں بھائی (وسیم اور نبیل) والد صاحب کے ساتھ مل کر خوش اسلوبی کے ساتھ تمام فرائض انجام دیتے رہے مارچ 2012ء تک۔ جبکہ بڑے بھائی نوید احمد صاحب کو باوجود ناگزیر وجوہات... حرکات... اور ناقابلِ برداشت رویّہ کے ساتھ میں شامل رکھا۔ خرچہ دینے کے اعتبار سے وہ خرچہ برابر دیتے رہے...!

۳- دونوں بہنوں کی شادی بھی کی...! اور ایک عدد مکان جسکی مالیت 3,05,000 روپے تھی خریدا۔

۴- مارچ 2012ء میں بڑے بھائی نوید احمد صاحب کی حرکات اور رویّہ ناقابلِ برداشت ہونے کی وجہ سے سولہ سال کے طویل عرصے بعد دادی جان، والدین اور سب بھائی بہنوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ اس مکان کی قربانی دیکر یہ مکان بڑے بھائی نوید احمد صاحب کے حوالے کر دیا جائے اور ہم سب کرائے کے مکان میں منتقل ہو جائیں تاکہ ہم سب سکون چین کی زندگی بسر کر سکیں اور بدنامی... ذلت... اور رسوائی سے اللہ ہم سب کو محفوظ فرما دیں۔

۵- کرائے کے مکان میں منتقل ہوتے وقت یا بعد میں آج تک کسی قسم کا مثلاً ایڈوانس، کرایہ... نہ گھر خرچہ میں... بیماری بیماری میں... لین دین... مہمانوں کے اعتبار سے غرضیکہ کسی بھی قسم کا... کسی بھی لحاظ سے کبھی کوئی جانی و مالی تعاون نہ کیا... غم و خوشی، موت میّت ہر قسم کے اخراجات کو ہم دونوں بھائی اور والد صاحب آج تک پورا کرتے رہے ہیں۔

۶- بڑے بھائی نوید صاحب اور وسیم صاحب کی خوشیاں دیکھنے کی تمنا دادی جان اور والدین اور ہم سب بہن بھائیوں کے دل میں پیدا ہوئی تو ہم سب نے بڑے بھائی نوید صاحب کی گزشتہ آج تک کی تمام بدمزگیاں اور ذہنی و جسمانی اذیتوں کو بھلا کر... پس و پیش کئے بغیر بڑے بھائی نوید صاحب کو ہر طرح سے بڑے بھائی کا مقام اور مرتبہ دیتے ہوئے... کھلے دل کے ساتھ بھرپور شرکت کا موقع دیا... نوید صاحب اور ہم سب نے تمام اخراجات کو مشترکہ طور پر خوش اسلوبی کے ساتھ پورا کیا بلکہ بڑے بھائی نوید صاحب نے کچھ کمی واقع ہونے پر تقریباً مبلغ 70,000/- روپے مزید دیئے کہ اس کا حساب بعد میں کر لیں گے...!

۷- شادی سے فارغ ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً چند ایک ایسے مواقع آئے جن میں بڑے بھائی نوید صاحب کو پیسوں کی اشد ضرورت پیش آئی... تو کوئی بھی موقع رہا ہو ہم دونوں بھائی اور والد صاحب پیچھے نہ ہٹے... ہر طرح سے جانی و مالی بھرپور تعاون کیا... کاروباری اعتبار سے دو لاکھ کی ضرورت پیش آئی تو بغیر کسی لکھت پڑھت کے نوید صاحب کو دے دیئے۔ اس کے علاوہ نوید صاحب کے ہر غم و خوشی کے موقع پر دادی جان، والدین اور ہم سب

جاری ہے...

بہن بھائیوں کا انکی شادی پر باشان بھرپور تعاون رہتا ہے۔

۸۔ کرائے کے مکان سے نجات حاصل کرنے کے لئے میں ہم دونوں بھائیوں اور والد صاحب نے الحمد للہ ایک عدد مکان بھی خرید لیا ہے جو والد صاحب نے ہم دونوں بھائیوں کے نام کردیا ہے (وسیم اور احتشام)۔ اس مکان میں بڑے بھائی نوید صاحب کا کوئی تعاون نہیں ہے۔

۹۔ الحمد للہ میری (احتشام احمد) شادی بھی ہم دونوں بھائی اور والد صاحب کے تعاون سے ہوگئی ہے۔ اس شادی میں بھی بڑے بھائی نوید صاحب نے کوئی مالی تعاون نہیں کیا۔

کیا فرماتے ہیں علماء اکرام ......؟

1۔ کیا ہم نے یعنی والد صاحب اور ہم دونوں بھائیوں (وسیم اور احتشام) نے مندرجہ بالا سب کچھ صحیح کیا؟

2۔ کیا اس سب کے علاوہ (جو کچھ ہم بھائیوں نے اور والد صاحب نے کیا) بھی والد صاحب کو آمدنی میں سے میرا بڑے بھائی نوید صاحب کو کچھ حق دینا بنتا ہے؟

3۔ کیا والد صاحب اپنی خوشی سے پہلا مکان بڑے بھائی نوید صاحب کے نام اور دوسرا مکان ہم دونوں بھائیوں کے نام کر سکتے ہیں؟

4۔ بہنوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

5۔ اگر والد صاحب کی آمدنی گھر خرچ (روزمرہ خرچہ) میں استعمال ہو اور ہم دونوں بھائیوں کی آمدنی اپنے کاروبار یا جائیداد بنانے پر استعمال ہو..... تو کیا..... وراثت کی تقسیم میں کاروبار یا جائیداد بھی شامل کیجائے گی؟

سائل احتشام احمد ولد شبیر احمد
مکان نمبر L-910 سیکٹر 48-E
کورنگی نمبر ۲½ کراچی
0313-8049001

دار الافتاء

دارالعلوم کراچی

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصليًا

(۲،۱)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں اب تک آپ اور آپ کے والد صاحب نے بڑے بھائی کو جو پیسے دیئے ہیں یہ آپ لوگوں کی طرف سے تبرع واحسان ہے، اس کا اجر آپ لوگوں کو ملے گا۔

(۳)۔۔آپ کے والد صاحب کا آپ سب بھائیوں کو مکان دینا جائز ہے، شرعی لحاظ سے یہ ان کی طرف سے ہبہ (گفٹ) ہوگا، اس کیلئے صرف کاغذات میں مکان نام کر دینا کافی نہیں بلکہ عملاً مالکانہ قبضہ دینا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اس میں مالکانہ تصرف کر سکے، اور جو مکان آپ دونوں بھائیوں کو گفٹ کر رہے ہیں اگر وہ قابلِ تقسیم ہے تو اسے تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ متعین کر کے آپ دونوں بھائیوں کے قبضہ میں دینا ضروری ہے، ورنہ شرعاً یہ ہبہ (گفٹ) تام نہیں ہوگا۔

(۴)۔۔۔بہنوں کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب جس قدر آپ سب بھائیوں کو ہبہ کرنا چاہتے ہیں، اسی قدر انہیں بھی ہبہ کریں، یا کم از کم بیٹے کے مقابلہ میں بیٹی کو آدھا حصہ دینا چاہیے۔

شرح معاني الآثار – (۴ / ۸۶)

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَوُّوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّونَ أَنْ يُسَوُّوا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كَأَنَّ الْمَقْصُودَ إِلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَمْرُ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوا جَمِيعًا فِي الْبِرِّ. وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُودِ عَلَى التَّفْضِيلِ

(۵)۔۔۔اس صورت میں آپ اپنی ذاتی آمدنی سے اپنے لئے جو کاروبار اور جائیداد بنائیں گے اور اس میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کریں گے تو وہ آپ ہی کی ملکیت ہوگی، اور اگر دونوں بھائی اور والد مشترکہ کاروبار کریں گے یعنی اس میں آپ دونوں بھائی اور والد کا سرمایہ ہوگا تو یہ کاروبار آپ تینوں کا اپنے سرمایہ کے تناسب سے مشترکہ کاروبار کہلائے گا۔

وفی الفقه الإسلامی وادلته (۴/۴۱۳)

فإذا حاز الشخص مالاً بطريق مشروع أصبح مختصاً به، واختصاصه به يمكنه من الانتفاع به والتصرف فيه إلا إذا وجد مانع شرعي يمنع من ذلك كالجنون أو العته أو السفه أو الصغر ونحوها. كما أن اختصاصه به يمنع الغير من الانتفاع به أو التصرف فيه إلا إذا وجد مسوغ شرعي يبيح له ذلك كولاية أو وصاية أو وكالة

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

شرح المجلة للأتاسي:(٣١٩/٣٢٠،٣)

مادة ١٣٩٨ إذا عمل شخص في صنعة هو وابنه الذي في عياله فكافة الكسب لذلك الشخص وولده يعد معينا له كما إذا أعان شخصا ولده الذي في عياله حال غرسه شجرة فتلك الشجرة للشخص ولا يكون ولده مشاركا له،

قال فى الفتاوى الخيرية:قول علمائنا أب وإبن يكتسبان فى صنعة واحدة ولم يكن لهما شيئ ثم اجتمع لهما قال يكون كله للأب إذا كان الإبن فى عياله، هو مشروط كما علم من عبارتهم بشروط،منها إتحاد الصنعة وعدم مال سابق لهما،وكون الإبن فى عيال أبيه فإذا عدم واحد منها لا يكون كسب الإبن للأب،وانظر إلى ما عللوا به المسئلة من قولهم لأن الإبن إذا كان فى عيال أبيه يكون معينا له فيما يصنع،فمدار الحكم على ثبوت كونه معينا له فيه...إلى قوله...وأجاب أيضاً عن سؤال آخر بقوله:إن ثبت كون إبنه وأخويه عائلة عليه وأمرهم فى جميع ما يفعلونه إليه وهم معينون له فالمال كله له والقول قوله بيمينه فيما لديه ...الخ.............والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

١١/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

١٩/مارچ/٢٠١٩ء

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

١٨/مارچ/٢٠١٩ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١١/رجب المرجب/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١١/رجب المرجب/١٤٤٠ھ